سوال

(337)نشے کی حالت میں طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے حالت نشہ میں اپنے باپ سے یہ کہا کہ آپ گواہ رہیے کہ ہم نے اپنی بی بی کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا۔ طلاق دیا چار یا پانچ دفعہ جلسہ واحد میں اور بی بی اس کی اس وقت حاضر نہیں ہے طلاق مسنون واقع ہوئی یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص اپنی عورت کو حالت نشہ یا سخت غصہ میں طلاق دے وہ طلاق نہیں واقع ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَقرَبُوا الصَّلوٰةَ وَأَنتُم سُكـٰرىٰ حَتّىٰ تَعلَموا ما تَقولونَ ٤٣ ... سورة النساء

(نماز کے قریب نہ جاؤ اس حال میں کے تم نشے میں ہو۔ یہاں تک کہ تم جانور جو کچھ کہتے ہو)

اس سے معلوم ہوا کہ حالت نشہ کا قول معتبر نہیں کیونکہ اس کو اپنے قول کا علم نہیں۔ بخاری شریف میں مروی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حالت نشہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اہانت کے الفاظ استعمال کیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قول کا اعتبار نہ کیا حالانکہ نبی کی اہانت کفر ہے ایک شخص نے زنا کا اقرار کیا۔[1] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا منہ تو سونگھو کہیں نشہ میں تو نہیں اقرار کرتا ہے؟[2] معلوم ہوا کہ اگر نشہ میں ہوتا تو یہ اقرار معتبر نہ ہوتا اور مثل اس کے بہت سے دلائل ہیں جن سے حالت نشہ میں طلاق کا غیر معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے غصہ کی طلاق کا غیر معتبر ہونا بھی حدیث سے ثابت ہے امام احمد رحمة اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے

عن عائشة رضی اللہ عنہا أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: (لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ)[3]

غصہ میں طلاق اور عتاق کا اعتبار نہیں ہے۔ "درمختار میں ہے

"لایقع طلاق المولی علی امراة عبدہ (الی ان قال) والمدہوش"[4]

(آقا کی اپنے غلام کی بیوی کو طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی (یہاں تک کہ انھوں نے کہا) اور مدہوش (کی دی ہوئی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی) مدہوش کے معنی میں مغلوب الغیظ بھی داخل ہے پس مغلوب الغیظ کا طلاق نہیں۔ الجواب صحیح کتبہ محمد عبداللہ۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (2246) صحیح مسلم رقم الحدیث (1979)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1695)

[3]۔ مسند احمد (6/276)

[4]۔ الدر المختار مع رد المختار (3/203)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق و الخلع، صفحہ: 542

محدث فتویٰ